احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 8 جنوری 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 8 جنوری 2015ء 16 ربیع الاول 1436 ہجری 8 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 7

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اُس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمہ (حق) میں مصروف ہو جاوے اور خدمتِ دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 563)

’’اصل توحید کو قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے، تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے۔ مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے، تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اُس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی .... ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 138)

’’جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کیلئے، خدا کے رسول کیلئے، خدا کی کتاب کیلئے اور خدا کے بندوں کیلئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔‘‘ فرمایا۔ ’’ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔‘‘ پھر فرمایا: ’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے، جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

’’اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 311)

تائید دین کی تڑپ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ سخت گرمی کے دن تھے۔ حضرت مسیح موعود تالیف وتصنیف میں منہمک تھے ایک مخلص دوست نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے پنکھا لگوا لیا جائے۔ آپ نے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آ جائے گی اور سونے کو جی چاہے گا۔ قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا؟

(بدر قادیان 11 دسمبر 1913ء صفحہ 9)

روز کی دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 309)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆..........☆..........☆

ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب مورخہ 6 تا 23 جنوری 2015ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور وقف عارضی ہومیو کلینک کریں گے۔ وہ ہومیو پیتھک اور آکوپنکچر کے علاوہ جلدی امراض کے بھی ماہر ہیں۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جملہ تکالیف کے علاج کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆..........☆..........☆

مشعلِ راہ

ذاتی تعلق اور رابطہ مستقل قائم کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرائے میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس **جادلهم بالتی هی احسن** کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے **یوتی الحکمت من یشاء** (الحکم جلد 7 نمبر 9 مورخہ 10 مارچ 1903ء صفحہ 8) جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ حکمت بھی اسے میسر آتی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ چاہے اس لئے داعی الی اللہ کو ایک (۔) کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے آگے بہت جھکنے والا اور اس سے ہر وقت مدد مانگنے والا ہونا چاہئے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو بلا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے واسطے سے ہی سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے دعوت الی اللہ کرنے سے پہلے بھی دعائیں کریں۔ اس دوران میں بھی دعائیں کریں اور ہمیشہ بعد میں بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہی جھکتے رہنا چاہئے۔ اور اس سے حکمت و دانائی اور اس کا فضل ہمیشہ طلب کرتے رہنا چاہئے۔ اور جب اس طرح کام کو شروع کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت پڑے گی۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجادلہ حسنہ کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا: اس کا مطلب مداہنت نہیں ہے۔ یعنی خوشامدانہ طور پر بزدلی سے بات چھپائی جائے یہ نہیں ہے۔ بلکہ حکمت جرأت کے ساتھ بھی ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ: آیت (۔) کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔............

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 305 حاشیہ)

بعض لوگ بعض دفعہ ماحول کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہر بات میں ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں یا کہہ دیتے ہیں کہ وقت کا تقاضا تھا، ہم سمجھتے تھے کہ اس وقت ہاں میں ہاں ملانے سے ان لوگوں کے ہمارے ساتھ ملنے کے امکانات زیادہ ہیں تو یہ غلط طریق ہے۔ یہ بزدلی ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ دلوں کو تو میں نے بدلنا ہے۔ تمہارا کام صرف پیغام پہنچانا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں پر بھی جرأت کا اظہار کرتے ہوئے کہ یہ غلط باتیں ہیں وہاں سے اٹھ جانا چاہئے۔ اور ان لوگوں کا معاملہ پھر خدا پہ چھوڑنا چاہئے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے آپ نے فرمایا دلوں کی کچھ خواہشیں اور میلان ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی وقت بات سننے کے لئے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس لئے لوگوں کے دلوں میں ان میلانات کے تحت داخل ہو کر اسی وقت اپنی بات کہا کرو جب کہ وہ سننے کے لئے تیار ہوں۔ اس لئے کہ دل کا حال یہ ہے کہ جب اس کو کسی بات پر مجبور کیا جائے تو اندھا ہو جاتا ہے یعنی بعض دفعہ لوگ بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ تو اس قول پر عمل کرنے کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جس سے بھی آپ کا رابطہ ہو رہا ہے جس کو بھی آپ نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہے اس سے ذاتی تعلق ہو اور پھر یہ ذاتی تعلق اور ذاتی رابطہ مستقل رابطے کی شکل میں قائم رہنا چاہئے اور موقع کے لحاظ سے موقع پا کر کبھی کبھی بات چھیڑ دینی چاہئے جس سے اندازہ ہو کہ یہ لوگوں پر اثر کرے گی۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے یا تو بزدلی دکھا دی یا پھر جوش میں پیچھے ہی پڑ جاتے ہیں اور موقع و محل کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ اس سے جو تھوڑا بہت تعلق پیدا ہوا ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے اور جس کو آپ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں اس کو بالکل ہی پرے دھکیل دیتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 31۔ اگست 2004ء)

مشہور شہر

جکارتہ انڈونیشیا کا دارالحکومت

جکارتہ انڈونیشیا کا سب سے بڑا شہر ہے جس کی آبادی 90 لاکھ نفوس سے زائد پر مشتمل ہے۔ جکارتہ کی ابتدائی تاریخ موجودہ جکارتہ کے ضلع کوٹا (KOTA) کی بندرگاہ سنڈا کیلاپا (SUNDA KELAPA) کے گرد گھومتی ہے اس کا رقبہ 233 مربع میل ہے۔ پجاران حکمرانوں کے دور میں جو کہ مغربی جاوا کے آخری ہندو حکمران تھے کے زمانے میں سنڈا کیلاپا ایک بڑی مصروف اور بارونق بندرگاہ تھی۔

1522ء میں یہاں پرتگیزیوں نے ڈیرے ڈالے۔ پرتگیزوں نے مسالوں کی تجارت کیلئے کچھ سہولتیں حاصل کیں لیکن مسلمان بزرگ SUNAN GUNNUNG JTATI نے 1527ء میں سنڈا کیلاپا پر قبضہ کر لیا۔ مئی 1919ء میں ولندیزیوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور اسے جلا کر خاکستر کر دیا۔ یہاں انہوں نے ایک مضبوط قلعہ تعمیر کرایا اور بٹایہ (موجودہ جکارتہ) کو ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کا دارالحکومت بنایا۔ تقریباً 300 سو سال تک یہ شہر ولندیزیوں کے قبضے میں رہا۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپانیوں نے اس پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ 17 اگست 1945ء کو جب انڈونیشیا کو آزادی ملی تو جکارتہ اس کا صدر مقام قرار پایا۔ 1962ء میں یہاں ایشیائی کھیلیں منعقد ہوئیں۔ شہر سے کوئی 7 میل جانب مشرق ایک چھوٹی سی بندرگاہ ہے یہ نہروں، ریل اور سڑک کے ذریعے شہر کے دوسرے حصوں سے مربوط ہے یہاں سے بانس، ہیرے، تیل کونین، ربڑ، مسالہ جات اور چائے وغیرہ باہر بھیجے جاتے ہیں۔

شہر میں بہت سے عجائب گھر ہیں جن میں قیمتی نوادرات محفوظ کئے گئے ہیں ان عجائب گھروں میں جکارتہ ہسٹری میوزیم (1627ء) وے آنگ میوزیم (WAYANG) (قائم شدہ 1912ء) بالائی سینی روپا فائن آرٹس میوزیم (قائم شدہ 1870ء)، بحریہ میوزیم (قائم شدہ 1645ء) نیشنل میوزیم (قائم شدہ 1862ء) تمان پراستی (TAMAN PRASASTI) ٹیکسٹائل میوزیم اور آدم ملک میوزیم لائق ذکر ہیں۔ جکارتہ کا RAGUNAN چڑیا گھر شہر سے 10 کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ اس میں ہر قسم کے جانور رکھے گئے ہیں۔

شہر کا مواصلاتی نظام نہایت عمدہ طریقے سے چلایا جا رہا ہے۔ شہر میں بسوں کے تین بڑے اڈے ہیں یہاں سے دوسرے شہروں کیلئے بھی بسیں چلائی جاتی ہیں۔ شہر میں چار ریلوے سٹیشن ہیں۔ جہاں سے شہریوں کو انتہائی مناسب شرح پر ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنے کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ ٹیکسی سروس بھی دستیاب ہے۔ لیکن یہ دونوں سواریوں سے مہنگی ہے۔ جکارتہ کا ہوائی اڈہ سوئیکارنو انٹرنیشنل ایئرپورٹ جکارتہ شہر سے 35 میل کی دوری پر ہے۔ TANJONG PRIOK قریبی بندرگاہ ہے۔ یہاں سے بحری جہاز قریبی ممالک میں جاتے ہیں۔ شہر میں درج ذیل دلچسپی کے مقامات ہیں۔

صدارتی محل بہت خوبصورت ہے اسے 18ویں صدی عیسوی میں تعمیر کرایا گیا تھا بوگور نامی اس محل میں انڈونیشیا کے صدر کی رہائش ہے۔ اس لئے اسے صرف باہر ہی سے دیکھا جا سکتا ہے۔

کھیلوں کا کمپلیکس خصوصی طور پر 1962ء میں یہاں منعقد ہونے والی کھیلوں کے لیے 1962ء میں ہی تعمیر کیا گیا یہ بہت بڑا سٹیڈیم ہے اور یہاں بیک وقت کئی کھیلوں کے مقابلے ہو سکتے ہیں۔

جکارتہ کا قومی عجائب گھر جنوب مشرقی ایشیا میں سب سے بڑا عجائب گھر ہے یہاں سب سے قابل دید چیز کانسی کا بنا ہوا ہاتھی ہے۔ اس عجائب گھر میں کم وبیش 65 ہزار نوادرات جمع کئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند اشیاء قبل از تاریخ سے متعلق ہیں۔ یہ عجائب گھر مردیکا سکوئر کے مغرب میں واقع ہے۔

تعلیمی ترقی میں بھی یہ شہر پیش پیش ہے۔ یہاں بہت سی یونیورسٹیاں ہیں جن میں قدیم ترین یونیورسٹی کا قیام 1949ء میں عمل میں آیا اس میں سائنس، فنون لطیفہ، طب اور قانون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز ہر قسم کے کالج بھی ہیں۔

یہاں درمیانے درجے سے لے کر فائیو سٹار ہوٹل تک ہیں۔ ان میں ہوٹل کریا (KARYA) کیمارا ہوٹل (CEMARA) ہوٹل مارکو پولس، پریذیڈنٹ ہوٹل، ہوٹل بورو بودور (BORO BUDUR) انٹر کانٹی نینٹل، ہلٹن ہوٹل، مندارین اورئنٹیل جکارتہ اور شنگریلا ہوٹل قابل ذکر ہیں۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

پلاسٹک سرجن کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر طاہر محمود منہاس صاحب پلاسٹک سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہر منگل کو مریضوں کا معائنہ کریں گے اور ہفتہ کو آپریشن تھیٹر میں آپریشن کریں گے۔ آپ 28 فروری 2015ء تک کام کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی پرچی منگل کو پرچی روم سے بنوا لیا کریں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

صحبت صالحین کی اہمیت و برکات

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

قرآن کریم کے احکامات میں سے ایک حکم صحبت صالحین اختیار کرنے کا ہے۔ جیسا کہ حکم خداوندی ہے۔

اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کی جماعت کے ساتھ ہو جاؤ۔

(سورۃ التوبہ آیت 119)

یعنی سچے بن جاؤ اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ ان کی صحبت میں رہو ماحول اور صحبت کا اثر انسان پر ہی نہیں بلکہ جانوروں، پرندوں اور درندوں پر بھی پڑتا ہے اگر کسی بچے کو انسان چند دنوں کے لئے گندے ماحول میں اور بری عادتوں کے حامل بچوں کے ساتھ کھیلنے دے تو چند دنوں کے بعد وہ بھی انہی جیسی حرکتیں کرنے لگے گا اور اسی بچے کو اچھے بچوں کی صحبت میں دے دیں تو وہ اچھی عادتوں والا بن جائے گا۔ اسی لئے انسان کو ایسے دوستوں کی صحبت کی کوشش کرنی چاہئے کہ جو عبادالرحمٰن ہوں نہ کہ شیطانی صفت ہوں۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اور جس شخص کا شیطان ساتھی ہو وہ یاد رکھے وہ بہت برا ساتھی ہے۔ (النساء:39)

اور یہی درس ہمیں حضرت محمدؐ سے ملا ہے۔

آپؐ فرماتے ہیں:۔

آدمی اپنے ساتھی کے دین پر ہوتا ہے پس ہر ایک شخص کو غور و فکر کرنی چاہئے کہ وہ کس کا ساتھی بنتا ہے۔ (ترمذی)

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ (یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے) اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کیسے دوست بنا رہا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب من یومران یجلس)

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ نے ایک موقع پر ایک تمثیل بیان کرتے ہوئے فرمایا ’’نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خریدے گا ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب استحباب مجالسۃ الصالحین)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

قرآن کریم نے مومنوں کو یہ خاص طور پر نصیحت فرمائی کہ کونوا مع الصادقین

(سورۃ التوبہ آیت 119)

یعنی اے مومنو! تم ہمیشہ صادقوں کی معیت اختیار کیا کرو۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے گردوپیش کی اشیاء سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ اپنی دوستی اور ہم نشینی کے لئے ان لوگوں کا انتخاب کرے گا جو اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں گے اور جن کا مطمح نظر بلند ہو گا تو لازماً وہ بھی اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے گا اور رفتہ رفتہ اس کی یہ کوشش اس کے قدم کو اخلاقی بلندیوں کی طرف بڑھانے والی ثابت ہو گی۔ لیکن اگر وہ برے ساتھیوں کا انتخاب کرے گا تو وہ اسے کبھی راہ راست کی طرف نہیں لے جائیں گے بلکہ اسے اخلاقی پستی میں دھکیلنے والے ثابت ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود کو ایک دفعہ ایک سکھ طالب علم نے جو گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتا تھا اور آپ سے عقیدت اور اخلاص رکھتا تھا کہلا بھیجا کہ پہلے تو مجھے خدا تعالیٰ کی ہستی پر بڑا یقین تھا مگر اب کچھ عرصہ سے مجھے شکوک پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے ان شکوک کو دور فرمائے حضرت مسیح موعود نے اسے کہلا بھیجا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص دہریت کے خیالات اپنے اندر رکھتا ہے جس کا تم پر اثر پڑ رہا ہے تم کالج میں جس جگہ بیٹھا کرتے ہو اس جگہ کو بدل لو۔ چنانچہ اس نے اپنی سیٹ بدل لی اور کچھ دنوں کے بعد اس کے خیالات کی خود بخود اصلاح ہو گئی اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ برے ساتھیوں کا انسان پر کتنا برا اثر پڑتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 ص 482,481)

حضرت اقدس مسیح موعود صحبت صالحین کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس کے لئے (راستبازوں کی معیت اختیار کرو) کا حکم دیا ہے جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے۔ خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف اسی صحبت کے نہ ہونے کی وجہ سے محروم رہ گئے اگر وہ ہمارے پاس آکر رہتے ہماری باتیں سنتے تو ایک وقت آجاتا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کر دیتا اور وہ حق کو پا لیتے ......اور یہ قہر الٰہی ہے کہ صحبت نہ ہو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 505)

پھر ایک موقعہ پر آپ بری صحبت کے بدنتائج کے متعلق فرماتے ہیں:۔

صحبت کا بہت برا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اس سے کہنا چاہئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پئے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 505)

آپ صحبت صالحین کی اہمیت کے ذکر میں مزید فرماتے ہیں:۔

مثل مشہور ہے تخم تاثیر صحبت را اثر، اس کے اول جزو (حصہ) پر کلام ہو تو ہو، لیکن دوسرا حصہ ’’صحبت را اثر‘‘ ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔...... اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور (دین) پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص 45)

پھر ایک اور موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ دنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ کے تعلقات۔

دوسرے روحانی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے۔ دیکھو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو جماعت صحابہؓ کی تھی۔ اس کے یہ تعلقات ہی کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جو انہوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی۔

(ملفوظات جلد اول ص 484)

صحبت صالحین پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ صبر کی حقیقت میں سے یہ بھی ضروری بات ہے کہ...... صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے (توبہ:119) بہت سے لوگ ہیں جو دور بیٹھ رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے اس وقت فرصت نہیں ہے۔ بھلا تیرہ سو سال کے موعود سلسلہ کو جو لوگ پالیں اور اس کی نصرت میں شامل نہ ہوں اور خدا اور رسولؐ کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں وہ فلاح پا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 124)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ...... اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا...... (الشمس:10) تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 306)

نبی کریمؐ کی صحبت کا ہی یہ اثر تھا کہ آپؐ نے عرب کے لوگوں کو باخدا انسان بنا دیا اور آپ انہیں اندھیروں سے نکال کر نور اور روشنی میں لے گئے نہ صرف یہ بلکہ ایسا وجود بنا دیا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور رسول خدا نے ایسا منور ان وجودوں کو کیا کہ وہ روشنی کے مینار ثابت ہوئے جیسا کہ حضورؐ نے خود فرمایا:

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی اتباع کرو گے فلاح پا جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں؛۔

اعمال نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن یونہی بھیج دیتا اور کوئی رسول نہ آتا مگر انسان کو عملدرآمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا۔ (ملفوظات جلد سوم ص 129)

ایک دوسرے موقع پر فرماتے ہیں:۔

یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ بیٹھے آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اللہ فی اصحابی گویا صحابہ خدا کا روپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے یہ بہت ضروری مسئلہ ہے خدا کا قرب بندگان خدا کا قرب ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 351)

حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی اپنے ماننے والوں کو بار بار یہی تاکیدی نصیحت فرمائی کہ میری صحبت میں زیادہ سے زیادہ رہیں مرکز آتے رہیں تاکہ آپ کے ایمان کامل ہوتے رہیں اور دنیا کی میل اترتی رہے اور تبدیلی پیدا ہوتی رہے۔

چنانچہ آپ اپنے بیعت کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کر بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے۔...... لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ ...... کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 248)

پھر ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

پنجاب کے اکثر لوگ میرے پاس آتے جاتے ہیں اور اگر دلوں میں غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آجائے تو صحبت اور پے در پے ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہو جاتی ہے...... اور دور کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ میں داخل تو ہیں مگر بوجہ اس کے کہ ان کو صحبت کم نصیب ہوتی ہے ان کے دل بکلی دنیا کے گند سے محفوظ نہیں ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 618)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے بہت سے لوگ ہیں جو دور بیٹھ رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے اس وقت فرصت نہیں ہے (-) ...... وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار

ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہئے انہوں نے قدر نہیں کی میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے بارہا خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور ان باتوں کو نہیں سنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص124)

صحبت صالحین کی بہت سارے فیوض و برکات ہیں جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے ڈھونڈتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے کہاں سے آئے ہو وہ جواب دیتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے تیری بڑائی بیان کر رہے تھے تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں اے میرے رب انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں۔ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی اس پر فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔ (مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس ذکر)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول صحبت صالحین کے لئے اپنی تڑپ اور پھر اس کے حصول کے بعد ہونے والی برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

قادیان آنے سے پہلے میں نے بڑی کوشش کی کہ مجھے ایک ساتھی ہی ایسا مل جائے جس کی محبت خالصۃً للہ ہو۔ چنانچہ میں نے اس غرض کے لئے ہزاروں روپیہ خرچ کیا۔ مگر مجھے ایک دوست بھی ایسا نہ ملا۔ مگر جب قادیان آیا تو مجھے ایسے دوستوں کی ایک جماعت خدا تعالیٰ نے دے دی کہ جن کو ملنے کے لئے میری روح تڑپتی تھی اور میری ایک پائی بھی خرچ نہ ہوئی۔......دوسرا فائدہ میں نے آپ کی صحبت میں یہ اٹھایا کہ دنیا کی محبت مجھ پر بالکل سرد ہو گئی کوئی ہو۔ مخالف یا موافق۔ میرے تمام کاروبار اور تعلقات کو دیکھے، کیا مجھ میں ذرا بھر بھی حب دنیا باقی ہے۔ یہ سب (حضرت) مرزا (صاحب) کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت سے حاصل ہوا۔ یہ تو مشہور ہے کہ حب الدنیا رأس کل خطیئۃ پس میں نے مرزا (صاحب) کی صحبت سے وہ حاصل کیا۔ جو تمام تعلیمات الٰہیہ کا منشاء ہے اور ذریعہ نجات اور اسی دنیا میں بہشتی زندگی۔ (حیات نور ص603)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحبت صالحین میں ہمیشہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور آج کے دور میں ہمیں صحبت صالحین اپنے گھر میں MTA کی صورت میں مل رہی ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا کے سب سے مقبول خدا کے بندے اور دین حق کے نمائندے کی صحبت میں 24 گھنٹے رہ سکتے ہیں۔ خدا ہمیں ہمیشہ صحبت صالحین کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

دنیا کی چند مشہور غاریں

بلیو گروٹو۔اٹلی

اٹلی کے علاقے کیپری کا سب سے مقبول ترین سیاحتی مقام گروٹو آزورا ہے۔ یہ ایک ایسا غار ہے، جس کے آدھے حصے پر سمندری لہریں بہتی نظر آتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر نیلی روشنی کا نظارہ بھی دلفریب ہوتا ہے، مگر حقیقت تو یہ ہے کہ نیلی روشنی غار کے باہر موجود پانی کی سطح پر سورج کی روشنی کے باعث فلٹر ہو کر غار کے اندر پھیل جاتی ہے، پانی کے اندر جا کر دیکھا جائے، تو اوپر سب کچھ سلور رنگ کا ہی نظر آتا ہے، جس کی وجہ پانی میں موجود بلبلے ہوتے ہیں، یہاں جانے کا بہترین وقت سہ پہر کے آغاز میں ہوتا ہے جب سورج کی روشنی غار کے باہر پوری آب و تاب سے جگمگا رہی ہوتی ہے۔

بلیو لیک غار۔برازیل

یہ جھیل نما غار بلیو لیک کیو کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہ برازیل میں واقع ہے۔ اس غار کی دریافت 1924ء میں ہوئی۔ اس غار کو ہر سال ہزاروں سیاح دیکھنے آتے ہیں اور اس کے اس نام کی وجہ سے یہاں موجود نیلے رنگ کا پانی ہے۔

آئس رائزن ویلٹ غار۔آسٹریا

آسٹریا کی آئس رائزن ویلٹ غار دنیا کی سب سے بڑی برفانی غار ہے۔ جو لگ بھگ پچاس کلومیٹر رقبے پر پھیلی ہوئی ہے، اس کی دریافت 1879ء میں ہوئی۔ اس کے لاتعداد چیمبرز آپس میں جڑے ہوئے ہیں، جس کی بدولت ہر جگہ ہوا کی زبردست روانی ہے، اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اس کے اندر پھیلے غاروں کا سلسلہ بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ یہاں کی ایک حیرت انگیز خوبی یہ ہے کہ یہاں جمع برف مختلف رنگوں میں ہوتی ہے، جس کی وجہ دھاتی اجزاء ہیں۔ یہ غاریں سلاز برگ کے ویریفین نامی گاؤں کے پاس واقع ہے اور یہاں جانے سے پہلے سیاحوں کو لیمپ دیئے جاتے ہیں، جو غار کے اندر برف کے نظارے کو حیرت انگیز شکل دے دیتے ہیں۔

فنگل غار۔سکاٹ لینڈ

سٹافا آئی لینڈ سکاٹ لینڈ کا ایسا جزیرہ ہے، جہاں کوئی آبادی نہیں، مگر یہ متعدد سمندری غاروں کی میزبانی ضرور کرتا ہے، جس میں سب سے مشہور فنگل غار ہے، جسے سروں یا ترانوں کا غار بھی کہا جاتا ہے۔ یہ غار ستر میٹر بڑا ہے اور مکمل طور پر سنگ سیاہ سے بنا ہوا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ زمانہ قدیم میں آتش فشاں کے لاوے کے بہنے سے وجود میں آیا، جو سمندر میں گرتا تھا۔ 1829ء میں کمپوزر فیلکس مینڈ یلسون نے اس غار کا دورہ کیا اور وہاں گونجنے والی آوازیں اس کو متاثر کر گئیں، جس کے بعد سے ہی اسے سروں یا ترانوں کا غار بھی کہا جانے لگا۔

وسٹیریا ٹنل

کاواچی فیوجی گارڈنز اس ٹنل نما غار کے اندر واقع ہے، جس میں وسٹیریا نامی پودے کے درخت اور لگ بھگ بیس دیگر اقسام کے درخت اس کی خوبصورتی کو بڑھا دیتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کا رنگ جامنی، سفید، نیلا، بنفشی نیلا اور گلابی ہوتا ہے۔

اورڈا غار۔روس

یہ دراصل دنیا میں سب سے بڑے زیر آب غاروں کا سلسلہ ہے، جو روس میں موجود ہے اور پانچ کلومیٹر رقبے تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں پانی اتنا شفاف ہوتا ہے کہ غوطہ خور یہاں آکر اپنے سے آگے 5 میٹر تک کا حصہ واضح طور پر دیکھ لیتے ہیں، سب سے اہم یہاں کوئی برقی رو بھی نہیں دوڑتی۔ جو اس طرح کی غاروں میں جانے والوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہوتی ہے۔ یہاں کا ٹمپریچر منفی 20 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔

ویٹومو غار۔نیوزی لینڈ

ویٹومو غار نیوزی لینڈ میں واقع ہے، جو جگنو کی نسل کے روشن کیڑوں کا گھر بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان سے پھوٹنے والی روشنی اس جگہ کا نظارہ جادوئی بنا دیتی ہے جبکہ یہ کیڑے ریشم کی پیداوار کا بھی باعث بنتے ہیں۔ اس کے اندر کشتی پر تیرتے ہوئے سفر کے دوران چھت پر ہزاروں کیڑوں کی مدھم روشنی کا منظر سفر کو یادگار بنا دیتا ہے۔

پیورٹو پرنکسیاسبٹیرانین دریا۔فلپائن

فلپائن کے علاقے پلاوان میں واقع اس دریا کے اندر پھیلے غاروں کے سلسلے کو 1971ء میں نیشنل پارک کا درجہ دیا گیا تھا۔ یہ آٹھ کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے، جس کے اندر سے دریا بہہ کر سمندر میں جا گرتا ہے۔ اس غار کے اندر جا کر دنیا میں چونے کے پتھروں کی فارمیشن کا سب سے خوبصورت نظارہ بھی کیا جا سکتا ہے، جن میں سے کچھ تو ایسے ڈھلے ہوئے ہیں کہ جانور، مشروم یہاں تک کہ انسانوں سے بھی مشابہہ ہیں۔ اس جگہ کو 2012ء میں دنیا کے سات نئے عجوبوں میں بھی شامل کیا گیا تھا۔

ماربل کیتھڈرل۔چلی

یہ غار چلی کی جنرل کیریرا جھیل جو چلی ارجنٹائن سرحد کے درمیان ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے بہت مشکل اور لمبا سفر کرنا پڑتا ہے۔ اس عجوبہ غار کو دیکھنے کے لئے اس لمبے سفر کی تھکان اس وقت دور ہو جاتی ہے جب شیشے کی طرح شفاف پانی اور خوبصورت پیٹرون سے بنی سنگ مرمر کی دیواریں نظر آتی ہیں اور یہاں تک پہنچنا صرف کشتی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ غار کوئی چھ ہزار سال پہلے لہروں کے کیلشیئم کاربونیٹ سے ٹکرانے کے نتیجے میں تشکیل میں آیا یہاں کے پانی کا رنگ بھی موسموں کے ساتھ تبدیل ہوتا ہے۔

لوبانگ ناسب باگوس۔بورنیو

غار اپنے ساراوک چیمبر کی بدولت شہرت رکھتا ہے، جو دنیا میں کسی بھی غار کا سب سے بڑا چیمبر ہے، یہ بورنیو کے گوننگ مولو نیشنل پارک میں واقع ہے۔ زمین سے چھت تک اس کی لمبائی سو میٹر ہے۔ اس غار کے تمام حصوں کی تشکیل پچاس لاکھ سال پہلے پانی کے دھاروں کی بدولت ہوئی تھی اور اس کی مشہور غاروں میں ونڈ غار، پپی نیس غار اور دیگر قابل ذکر ہیں۔

کروبیرا غار۔ابخازیا

یہ دنیا کی سب سے گہری غار ہے۔ یہ 2080 میٹر گہری ہے، یہ جارجیا سے وابستہ ایک خود مختار ریاست ابخازیا میں واقع ہے۔ اس غار کے سب سے نچلے حصے تک رسائی اب تک سائنسدانوں کی ٹیم کے ایک رکن کو ہی حاصل ہو سکی ہے۔ جہاں موجود پانی برفانی درجہ حرارت کے ساتھ کسی کو بھی منجمد کر سکتا ہے اور وہ وہاں سیلابی دھارے کے باعث تیس گھنٹوں تک پھنسا رہا تھا، اتنی گہرائی میں بھی وہاں جانوروں کی کئی اقسام موجود ہیں۔

(انٹرنیٹ سے ماخوذ)

مکرم طاہر احمد کاشف صاحب

میرے والد مکرم بشارت احمد صاحب درویش قادیان

میرے والد مکرم بشارت احمد صاحب درویش قادیان 19 دسمبر 1919ء کو گولیکی گجرات میں پیدا ہوئے۔ خاکسار کے دادا محترم کا نام میاں خوشی محمد صاحب تھا جو غالباً 1929ء میں گولیکی گجرات سے ہجرت کر کے قادیان چلے گئے تھے۔ جہاں انہیں سیدنا حضرت المصلح الموعود کے باڈی گارڈ کے طور پر حضور کی قربت کا شرف حاصل ہوا۔ دادا کو خدمت کی یہ توفیق پاکستان ہجرت کے بعد ربوہ میں بھی ملتی رہی۔ بعدازاں دادا محترم بطور دربان قصر خلافت خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ان کی وفات 1986ء میں ہوئی۔ اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

محترم والد صاحب نو دس سال کی عمر میں گولیکی سے قادیان چلے گئے تھے اور دوسری جنگ عظیم کے آغاز تک قادیان میں رہے۔ والد صاحب مرحوم بتایا کرتے تھے کہ جب وہ دس سال کی عمر میں قادیان آئے تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کے گھروں میں اکثر جایا کرتے تھے اور یہ کہ آپ جب حضرت مولانا شیر علی صاحب کے گھر جاتے تو ان کی اہلیہ محترمہ کمال مادرانہ شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتیں اور روٹی کا پوچھتیں کہ کھائی ہے یا نہیں اور اکثر روٹی پکا کر کھلاتیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

آپ نے فوج کی ملازمت بھی کی۔ جب جنگ عظیم دوئم شروع ہوئی تو آپ سنگاپور، برما اور ملایا کے محاذوں پر رہے۔ دوسری عالمی جنگ میں آپ نے بطور سپرنٹنڈنٹ رائل انڈین انجینئرز یونٹ میں 5 سال 9 ماہ اور 5 دن ملازمت کی۔ جنگ کے اختتام کے بعد آپ کو تین میڈلز یعنی ڈیفنس میڈل اور برما وار سے نوازا گیا۔ یہ تینوں میڈلز اس وقت خاکسار کے پاس محفوظ ہیں۔

جنگ کے بعد آپ دوبارہ قادیان آ گئے اور تقسیم ملک تک قادیان میں ہی رہے۔ تقسیم ملک سے چند ماہ قبل یعنی 7/اپریل 1947ء کو محترم والد صاحب کو یہ توفیق ملی کہ نظام وصیت میں شمولیت اختیار کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود کی دائمی دعاؤں کے وارث بنے۔ نظام وصیت میں شمولیت کے وقت آپ کی عمر بمطابق وصیت فارم 27 سال تھی اور آپ ملٹری میں 82 روپے ماہوار پر ملازم تھے۔ محترم والد صاحب کا وصیت نمبر 10000 تھا۔

(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز جون 1947ء صفحہ نمبر 15)

آپ کا وصیت فارم جب خاکسار دیکھ رہا تھا تو ایک دلچسپ پہلو یہ سامنے آیا کہ والد صاحب نے وصیت فارم میں قوم کے خانے میں اپنی قوم ''احمدی'' لکھی۔ اس سے آپ کی اس بے انتہا عقیدت اور محبت کا اظہار ہوتا ہے جو آپ کو احمدیت سے تھی۔

جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو آپ کچھ عرصہ شادی وال گجرات کے کیمپوں میں رہے بعدازاں لاہور اور پھر ربوہ آ گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قادیان چھوڑنے سے قبل محترم والد صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگلی ٹرم میں قادیان جانے کیلئے تیار ہیں۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے جب بذریعہ الفضل 21 دسمبر 1947ء یہ اعلان کرایا کہ قادیان جانے کے لئے وعدہ کرنے والے احباب 25 دسمبر 1947ء کو لاہور پہنچ جائیں اور ان احباب کے نام بھی اعلان میں درج کئے تو ان میں محترم والد صاحب کا نام 33ویں نمبر پر لکھا۔

(مضامین بشیر جلد دوئم صفحہ نمبر 137)

1948ء میں آپ بطور درویش ''حفاظت مرکز'' کے لئے قادیان دارالامان بھجوائے گئے جہاں سے آپ کی 1950ء میں واپسی ہوئی۔ **رسالہ الفرقان** کے درویشانِ قادیان نمبر 1963ء کے صفحہ نمبر 97 پر درج فہرست نمبر 5 میں آپ کا نام تیسرے نمبر پر مرقوم ہے۔

تقسیم ملک کے بعد قادیان کے مقدس مقامات کی حفاظت سب سے اہم کام تھا جس کے لئے درویشان نے گرانقدر قربانیاں پیش کیں۔ محترم والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ ان کی ڈیوٹی زیادہ تر بہشتی مقبرہ میں لگا کرتی تھی جہاں وہ رات بھر پہرہ دیتے۔ ڈیوٹی کے اوقات کے علاوہ جو وقت میسر آتا اس میں والد صاحب کی یہ کوشش رہتی کہ بیت الدعا جا کر خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کرنے میں وقت گزاریں۔ چنانچہ اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ بیت الدعا میں جو جو دعائیں میں نے مانگیں ان سب کو خدا تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا۔

حضرت المصلح الموعود نے 1934ء میں جب تحریک جدید کے بابرکت جہاد کا اعلان فرمایا تو محترم والد صاحب نے لبیک کہتے ہوئے فوراً اس میں شمولیت اختیار کی اور دفتر اوّل میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ آپ کا نام کتاب تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین شائع کردہ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے صفحہ نمبر 442 پر ہے۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ آپ کا کھاتہ تحریک جدید زندہ رکھے ہوئے ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مطالبات میں سادہ زندگی بسر کرنے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کا جو ذکر فرمایا ہے محترم والد صاحب کی ساری زندگی میں یہ دونوں چیزیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ اور اپنی اولاد کو بھی جب نصیحت کا موقعہ ہوتا تو یہی کہتے کہ سادگی اور محنت کی عادت سے انسان پریشانیوں سے بچا رہتا ہے ہمیشہ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔

قادیان کے روحانی تربیتی ماحول کی وجہ سے آپ کو نماز تہجد، پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کی عادت پڑ گئی اور بفضل اللہ تعالیٰ تا دمِ وفات آپ ان کی ادائیگی التزاماً کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آخری عمر میں جبکہ آپ خود سے اٹھ کر بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے مگر تہجد اور نمازوں کے اوقات میں میری والدہ صاحبہ (مرحومہ) سے کہتے کہ مجھے ٹیک لگا کر بٹھا دو تا کہ میں تہجد ادا کر سکوں۔ یہی حال نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں تھا۔

دوسری خصوصیت جو والد صاحب میں نمایاں طور پر تھی وہ چندہ جات کی ادائیگی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ خود بھی اور ہماری والدہ صاحبہ (مرحومہ) بھی نظامِ وصیت میں شامل تھیں، آپ کا یہ معمول تھا کہ **جس دن آپ کو تنخواہ ملتی تو سب سے پہلے اپنا اور اپنے اہل خانہ کا چندہ ادا کرتے** اس کے بعد گھر کی ضروریات کی طرف نظر کرتے، ہمیشہ یہ کہا کرتے کہ چندہ کی ادائیگی ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ عہدیداران آپ کے گھر آ کر چندہ مانگیں۔

حضرت سیدنا مصلح موعود جب 1950ء میں کوئٹہ تشریف لے گئے تو والد صاحب کو آپ کے ہمراہ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور پھر حضرت مصلح موعود کے مشورہ سے آپ نے کوئٹہ میں ہی قیام کر لیا اور ایک احمدی دوست مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب کے توسط سے جو سول ہسپتال کوئٹہ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تھے، آپ کو ہسپتال میں ملازمت مل گئی جہاں سے آپ 1979ء میں ریٹائر ہوئے۔

محترم والد صاحب کو 1992ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی بھی توفیق ملی۔ آپ کے ہمراہ خاکسار اور خاکسار کے بڑے بھائی بھی تھے۔ آپ نے ہمیں بڑی تفصیل سے قادیان کے مقدس مقامات، جماعتی لحاظ سے تاریخی مقامات کی سیر کروائی۔ اس موقعہ پر محلّہ دارالسعۃ میں موجود اپنا وہ گھر بھی دکھایا جو بوقت ہجرت چھوڑنا پڑا تھا۔ بقول محترم والد صاحب کے جیسا گھر وہ چھوڑ کر گئے تھے آج بھی ویسا ہی ہے یعنی اس میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی۔

محترم والد صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش رہی کہ ان کی اولاد زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے والی ہو۔ عام حالات میں انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ بچے بلاوجہ گھر سے باہر نکلیں، مگر جماعتی خدمات اور جماعتی پروگرامز میں شمولیت کی بات ہوتی تو ان کا یہ کہنا تھا کہ تم لوگ بے شک سارا دن یا رات گھر نہ آؤ مجھے کوئی فکر نہیں۔ محترم والد صاحب کی یہ خواہش تھی کہ ان کے بچے حافظ قرآن بنیں۔ چنانچہ اپنے دو بیٹوں کو مدرسۃ الحفظ ربوہ میں بھجوا دیا جنہوں نے 1972ء تا 1974ء قرآن کریم حفظ کیا۔ اس عرصہ میں ہماری والدہ صاحبہ کو بھی ربوہ بھجوایا تا کہ بچے یکسوئی اور بغیر کسی پریشانی کے حفظ مکمل کر سکیں۔

محترم والد صاحب کو کم وبیش تیئس سال قادیان میں رہنے کا موقعہ ملا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کے کلمات، تقاریر سننے کی سعادت ملی۔ اسی طرح دیگر رفقائے کرام حضرت مسیح موعود کو دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔ آپ اس دور کو گھنٹوں بیان کرتے نہ تھکتے۔

محترم والد صاحب کو مطالعہ کا بھی بہت شوق تھا اور کہا کرتے تھے کہ سلسلہ کی کتابیں خریدتے رہنا چاہیے اور زیر مطالعہ رکھنی چاہئیں۔ آپ کو درثمین اور کلام محمود کی بیسیوں نظمیں زبانی یاد تھیں اور روز مرہ کے معمولات میں آپ باآواز بلند ان نظموں کو پڑھا کرتے تھے۔ اور ہم چھوٹے بہن بھائیوں کو بچپن سے ہی آپ نے وہ نظمیں یاد کروا دی تھیں۔ نظمیں یاد کروانے کا آپ نے یہ طریقہ کار اختیار کیا ہوا تھا کہ بچوں کو کہتے کہ اگر تم فلاں نظم زبانی یاد کر لو تو تمہیں اتنا انعام دوں گا۔ چنانچہ انعام کے لالچ میں ہم جلد جلد نظمیں یاد کر کے محترم والد صاحب کو سناتے اور انعام حاصل کرتے۔ نظمیں یاد کروانے کا یہ عمل اپنے پوتے، پوتیوں تک بھی جاری رکھا۔ **آپ اخبار الفضل کا مکمل مطالعہ کیا کرتے اور کوئی بھی حصہ بغیر پڑھے نہ چھوڑتے۔ اسی طرح کتب حضرت مسیح موعود، ملفوظات اور تفسیر کبیر کا مطالعہ آپ کے معمولات میں شامل تھا۔** اور ان کتب میں درج واقعات اور حکایات آپ وقتاً فوقتاً اپنے بچوں اور ملنے جلنے والوں کو سناتے رہتے۔

محترم والد صاحب نے اپنی زندگی ایک قناعت پسند اور خود دار انسان کے طور پر گزاری۔ زندگی کے ابتدائی دور میں باوجود محدود وسائل ہونے سے کبھی کسی سے مدد کی امید نہ رکھی، بس اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور محنت کو انتہا تک پہنچاتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریق سے پورا کیا۔ آپ

کو عبادت سے خاص شغف تھا۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی آپ کو ہمیشہ فکر رہتی۔ کوئٹہ رہائش کے دور میں انتہا کی سردیوں کے موسم میں جبکہ شدید برفباری بھی ہوتی، آپ کی پوری کوشش ہوتی کہ بیت الذکر میں جاکر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کریں، باوجود اس کے کہ گھر سے بھی بیت الذکر دور تھی مگر آپ پیدل نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے جاتے، اس بات کی پابندی اپنی اولاد سے بھی کرواتے کہ نماز باجماعت بیت الذکر میں جاکر ادا کی جائے۔ اپنے بچوں سے اکثر اسی بات پر ناراضگی کا اظہار کرتے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کیوں ہوئی۔

شادی اور اولاد

1953ء میں والد صاحب کی شادی محترمہ شمیم اختر صاحبہ بنت اللہ رکھا صاحب ابن حضرت میاں جمال دین صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) سکنہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ سب سے بڑے بیٹے محترم فرحت احمد ناصر صاحب لوکل امیر ٹورانٹو کینیڈا، دوسرے بیٹے محترم رفعت احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وصایا ضلع کوئٹہ، تیسرے بیٹے محترم حافظ راحت احمد صاحب ویانا آسٹریا۔

چوتھے بیٹے محترم حافظ مبارک احمد صاحب مانچسٹر UK، 1986ء میں آپ کو بھی اسیر راہِ مولیٰ بننے کی سعادت نصیب ہوئی پانچویں بیٹے محترم رفاقت احمد صاحب نائب امیر ضلع کوئٹہ، چھٹے بیٹے محترم صداقت احمد ساجد صاحب سابق صدر حلقہ G-11/2 اسلام آباد حال مقیم UK۔ ساتواں بیٹا خاکسار طاہر احمد کاشف مربی سلسلہ نظامت مال وقف جدید ربوہ، ایک بیٹی محترمہ ثمینہ کوثر صاحبہ اہلیہ خلیل احمد صاحب مقیم ربوہ، دوسری بیٹی محترمہ روبینہ کوثر صاحبہ اہلیہ شیزار سلام کاسی صاحب مقیم UK ہیں۔

وفات

والد صاحب محترم 1996ء میں اپنے بڑے بیٹے محترم فرحت احمد ناصر صاحب کے پاس ٹورانٹو کینیڈا شفٹ ہوگئے جہاں تا وفات آپ کا قیام رہا۔ آپ کی وفات یکم دسمبر 2006ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 87 سال تھی۔ مؤرخہ 4 دسمبر کو مقبرہ موصیان ٹورانٹو کینیڈا میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں لگایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

☆............☆............☆

میری پیاری والدہ محترمہ محمودہ ضیاء صاحبہ

ر۔ احمد

میری امی جان انتہائی شفیق ماں تھیں۔ ان کو بے جا روک ٹوک کی عادت نہ تھی۔ ہمیشہ آرام اور پیار سے سمجھاتی تھیں۔ گھر کے کاموں سے فارغ ہوکر میں نے انہیں ہمیشہ عبادت میں مشغول دیکھا۔ نوافل کا وقت ہوتا تو نوافل ادا کرتیں۔ تہجد کا وقت ہوتا تو تہجد ادا کرتیں۔ رمضان کے مہینہ میں تو دن رات عبادت کرتیں۔ قرآن سے انہیں بہت پیار تھا۔ بہت سا حصہ قرآن کا زبانی یاد تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں بہت چھوٹی تھی تو میری امی جان لمبی لمبی سورتیں کام کے دوران چلتے پھرتے دہراتیں اور ساتھ ساتھ بتاتیں کہ یہ سورۃ میں اتنے سال کی تھی تو میں نے یاد کرلی تھی۔ ایک دفعہ میری چھوٹی بیٹی صبا احمد کو پوچھا کہ تم اب کتنے سال کی ہو اور کتنی سورتیں یاد کرلی ہیں تو اس نے جواب دیا کہ چار سال کی ہوں تو اسے کہتیں بیٹا ابھی ابھی جتنی سورتیں یاد کرسکتی ہو کرلو۔ بچپن میں بہت جلدی سورتیں حفظ ہوجاتی ہیں۔ میں جب چار سال کی تھی تو میں نے قادیان کی گلیوں میں کھیلتے کودتے سورۃ یٰسین یاد کرلی تھی۔ میری والدہ کا کمال کا حافظہ تھا اور سیکھنے کی حس بھی بہت زیادہ تھی۔ عام بول چال میں بہت سے انگلش کے لفظ استعمال کرتی تھیں۔ دیکھنے والا انہیں دیکھ کر یہ اندازہ نہ کرسکتا کہ یہ پرائمری پاس ہیں اور بہت سلیقہ شعار تھیں۔ اگر کوئی پریشانی ہوتی تو کبھی بچوں سے اظہار نہ کرتیں۔ میں نے اپنی والدہ کو آخری دم تک صابر و شاکر پایا اور ہمیشہ ضرورت پڑنے پر اپنے خدا سے مدد مانگی۔

خلافت سے بے حد محبت تھی۔ خاندان مسیح موعود کی بہت عزت کرتی تھیں۔ خاندان مسیح موعود کے کسی فرد سے بھی ملنا ہوتا تو کبھی خالی ہاتھ نہ گئیں۔ ساتھ یہ بھی بتاتیں کہ انہیں ہمارے تحفوں کی ضرورت نہیں مگر ہمیں ان کی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ چھوٹی آپا۔ آپا ناصرہ، بی بی باچھی کو ہمیشہ دعا کے لئے کہتیں۔ میں بہت چھوٹی ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اپنی امی کے ساتھ رہتی۔ اس وجہ سے میں ہمیشہ ان کے گھروں میں بھی گئی اور اپنی امی کو ہمیشہ دعا کے لئے کہتے دیکھا۔

ایک دفعہ اسی طرح میں اپنی امی کے ساتھ پیدل جارہی تھی تو مجھے بتا رہی تھیں کہ ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا تھا اور پھر میں نے وہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سنایا تھا۔ تب سے لے کر اب تک میں جسے بھی دعا کا کہوں پہلے نذرانہ دیتی ہوں۔ خواب یہ تھا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس گئی ہوں دعا کے لئے تو جیسے خدا تعالیٰ مجھے کہتا ہے کہ خدا کے نیک بندوں کے پاس خالی ہاتھ نہیں جاتے اور اس سے وابستہ مجھے انہوں نے بڑا دلچسپ واقعہ بھی سنایا۔ کہنے لگیں کہ اگلے دن میں حضور کو ملنے گئی اور کہا کہ حضور رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے تو حضور نے ازراہ شفقت فرمایا تو پھر خواب پوری کرو اور ساتھ ہی میں نے برقعے کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو چونی تھی اور میں نے کہا حضور میرے پاس تو اس وقت صرف چونی ہے۔ تو حضور نے بڑے شفیق انداز میں فرمایا کہ کوئی بات نہیں۔ یہ ہی دے دو۔ اس کے بعد میں نے کہا حضور اگر اجازت ہو تو میں کچھ ہفتوں کے بعد تحفۃً ایک مرغا دینا چاہتی ہوں دے جاؤں۔ حضور نے فرمایا بہت اچھی بات ہے گھر کا ہے۔ امی کہنے لگیں جی حضور چھوٹا چوزہ ہے۔ جب ذرا بڑا ہوجائے گا تو میں دے جاؤں گی۔ تو پھر مجھے بتانے لگیں کہ جب بڑا ہوا تو میں خلیفہ ثانی کے گھر گئی (قصر خلافت) وہ مرغا کام والی کو دے کر آ گئی اور پھر کچھ دنوں کے بعد ملاقات کے لئے گئی تو حضور نے فرمایا بھئی مرغا تو بہت مزے کا تھا مگر میں نے ایک ٹانگ والا کبھی نہیں کھایا تو امی جان نے حضور سے کہا حضور اصل واقعہ یہ ہے یہ چوزہ میں نے آپ کے لئے رکھا تھا جب بڑا ہوگا تو آپ کو تحفۃً بھجواؤں گی۔ جب آپ سے اس کا ذکر کرکے گئی تو تھوڑے دنوں کے بعد رات کو ایک بلی آئی اور سارے چوزے کھا گئی اور اس چوزے کی صرف ٹانگ ہی اس کے ہاتھ آئی۔ اس کے بعد میں نے اس کی مرہم پٹی کی اور بڑا ہونے پر آپ کو بھجوادیا۔ حضور نے بڑے پیارے انداز میں فرمایا ہاں دراصل یہ میرے لئے جو تھا اس لئے بچ گیا (خدا تعالیٰ کا اتنا پیارا وجود اور اپنے ادنیٰ سے بندوں سے کتنا پیارا سلوک)

مجھے یاد ہے کہ میں 11,10 سال کی تھی کہ امی نے بتایا میں کل قادیان جارہی ہوں۔ مجھے بہت شوق ہے کہ زندگی میں ایک دفعہ ضرور قادیان جاؤں اور حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کرکے آؤں۔ دس دن کا ویزا تھا دس دن کے بعد واپس آئیں۔ بہت زیادہ خوش تھیں اور بتایا کہ میں آخری دن اپنے گھر بھی گئی تھی جو لوگ اب وہاں رہ رہے ہیں وہ سکھ ہیں اور وہ بہت اچھے ملنسار لوگ ہیں انہوں نے میری بہت خدمت کی اور ان سے اجازت لے کر میں نے اچھی طرح پھر کر اپنا گھر دیکھا اور سارا دن وہاں پر گزارا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً چار دفعہ قادیان گئیں۔ خاندان مسیح موعود کے بزرگان کے تبرکات کو خدا تعالیٰ کے فضل سے سنبھال کر رکھتیں۔ ایک اور خواب میری امی جان کی جو میں نے ان کو چھوٹی آپا کو سناتے خود سنا۔ (جب میں 16 سال کی تھی)

امی نے کہا کہ دراصل میں نے رات کو خواب میں آپ کو دیکھا ہے کہ آپ میرے گلے لگ رہی ہیں تو میں نے سوچا آپ سے ملاقات کرآؤں۔ تو آپا جان نے فرمایا تو پھر وہاں کیوں کھڑی ہو آؤ گلے لگو اور میری امی گلے لگ گئیں اور ازراہ شفقت فرمایا میرے پاس وقت بہت کم ہے۔ مجھے لجنہ ہال جانا ہے پھر کسی وقت آنا اور میرے ساتھ بھی مصافحہ کیا اور سر پر ہاتھ پھیرا اور خدا حافظ کہا۔ میری امی اپنے حلقہ کی کافی عرصہ جنرل سیکرٹری اور تقریباً دس سال سے زیادہ صدر لجنہ رہیں۔ اپنی صدارت کے دوران غریب عورتوں کی بہت مدد کی۔ خود بھی جتنی توفیق ہوتی مدد کرتیں۔ جن غرباء کی جماعت سے مدد آتی عید کے موقعے پر یا آگے پیچھے تو علیحدہ علیحدہ عورتوں کو بلوا کر دیتیں۔ کبھی سب کو اکٹھا نہ بلواتیں۔ تاکہ کسی کو کسی کے بارہ میں خبر نہ ہو۔

ہر عورت کی عزت نفس کا خیال رکھتیں۔ اب تقریباً بیس سال سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ تقریباً سال دو سال کے بعد پاکستان کا چکر لگاتیں اور وہاں جاکر غریب جاننے والوں کی مدد کرتیں۔ جب پاکستان سے آتیں تو کچھ ساتھ نہ لاتیں۔ ایک دن میں نے عید کے موقع پر کہا امی آپ پاکستان گئی تھیں تو کپڑے ہی بنوالاتیں تو کہنے لگیں کیا ضرورت ہے۔ بہت کپڑے ہیں۔ ان پیسوں سے کتنی بیواؤں کا بھلا ہوجائے گا اور کتنے بچوں کی سکول کی فیس ادا ہوجائے گی یا پھر غریب عورتوں کے گھر کا خرچہ چل جائے گا اور کہنے لگیں کہ کبھی کبھار جو بیٹے پیسے دیتے ہیں تو میں وہ پیسے بھی اپنے اوپر کبھی خرچ نہیں کرتی۔ انہیں کے بچوں کا اور ان کا صدقہ دے دیتی ہوں اور ان کے پیسوں سے غریبوں کی مدد کردیتی ہوں۔ اس کا صرف مجھے علم ہے۔ جو میں آج اس مضمون میں بیان کررہی ہوں۔ انہوں نے کبھی کسی سے یہ ذکر تک نہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ میری امی کے درجات بلند کرے۔ آمین اور ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور ان برکات کو سمیٹنے والا بنائے۔ آمین

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد شفیع خالد صاحب مراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر عقیل احمد صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ اور بہو محترمہ ڈاکٹر عمارہ صاحبہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و فضل سے مورخہ یکم جنوری 2015ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام رودابہ خالد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم خالد محمود ججہ صاحب سیالکوٹ کینٹ حال مقیم لندن کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عدنان عالم بھٹی صاحب مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے 3 جنوری 2015ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام حاشر عالم بھٹی عطا فرمایا ہے اور از راہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم مختار احمد بھٹی صاحب، بھٹی ڈیری فارم سکنہ مولووالہ کالووال حال دارالعلوم وسطی ربوہ کا پوتا، مکرم سید عالم بھٹی صاحب مرحوم سکنہ مولووالہ کالووال کی نسل میں سے اور مکرم محمد عارف وینس صاحب سکنہ 5 گگھ ضلع جھنگ حال لاہور کا نواسا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور نیک قسمت والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ نصرت رفیع صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رفیع احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ شمسہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم مبین احمد صاحب آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 16 دسمبر 2014ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام دعا احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم میاں رفیق احمد صاحب لندن کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ باعمر کرے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور بنی نوع انسان کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہد ڈوگر صاحب کارکن دفتر نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم طارق محمود اظہر صاحب کے بازو میں سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم قیصر محمود صاحب وصیت نمبر 86482 نے محلّہ غازی عباس گلی نمبر 2 نزد اٹک پٹرول پمپ جماعت کلر آبادی ضلع گوجرانوالہ سے مورخہ 14 نومبر 2008ء کو وصیت کی تھی۔ سال 2012-2013 سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو انکے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ شکریہ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم جاوید اقبال صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم سردار محمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ مورخہ 31 دسمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی بعمر 68 سال وفات پا گئے۔ اسی روز بیت مبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی برائے دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم سادہ طبیعت والے، نیک، صابر و شاکر اور ہمدرد انسان تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے مکرم منور احمد صاحب اسلام آباد، خاکسار، مکرم ظفر اقبال صاحب ربوہ، مکرم سعید انور صاحب اسلام آباد، چار بیٹیاں مکرمہ کوثر داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب نواب شاہ، مکرمہ یاسمین لقمان صاحبہ اہلیہ مکرم لقمان احمد صاحب ربوہ، مکرمہ شاہدہ یعقوب صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تلونڈی ضلع فیصل آباد اہلیہ مکرم یعقوب احمد صاحب، مکرمہ وحیدہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم قمر احمد صاحب ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ ارم داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم ثاقب ھبۃ اللہ صاحب مربی سلسلہ سمن آباد فیصل آباد تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ خالدہ بیگم صاحبہ سکول ٹیچر اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب مرحوم آف دارالنصر وسطی ربوہ مورخہ 19 دسمبر 2014ء کو بعمر 55 سال بعارضہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم شیخ عبدالوکیل صاحب مربی سلسلہ نے دارالنصر وسطی کی گراؤنڈ میں پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم میر ظہیر الدین صاحب صدر محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے میرے علاوہ دو بیٹے مکرم اسامہ داؤد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ اور مکرم ایمن داؤد صاحب طالب علم فرسٹ ائیر ناصر ہائی سکول ربوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ ہمارے والد صاحب تقریباً دو سال قبل وفات پا گئے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کی مغفرت فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم محمد زمان صاحب ہولی فیملی ہسپتال میں مورخہ 2 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے اور انکی نماز جنازہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں 3 جنوری کو پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ملک ریاض احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع چکوال نے دعا کروائی۔ مرحوم کئی سالوں سے جماعت پچنند ضلع چکوال کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ بارہ بچے، چھ بھائی اور بزرگ والدہ سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کے صبر و ہمت کی توفیق پانے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

☆..........☆..........☆

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0092 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15، 20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

18 جنوری 2015ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
	درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2010ء
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
9:05 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس سیرت النبی ﷺ
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	عصر حاضر Live
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
	درس سیرت النبی ﷺ
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:20 pm	گلشن وقف نو
9:25 pm	رفقائے احمد
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

19 جنوری 2015ء

12:35 am	فیتھ میٹرز
1:40 am	Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:10 am	In Depth
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
	درس سیرت النبی ﷺ
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:30 am	Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
9:10 am	اوپن فورم
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	الترتیل
11:45 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوالیس اے 22 جون 2008ء
1:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:55 pm	فرنچ سروس
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ستمبر 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
3:55 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
4:30 pm	سیرت النبی ﷺ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
	درس سیرت النبی ﷺ
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اپریل 2009ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوالیس اے سے اختتامی خطاب 22 جون 2008ء

20 جنوری 2015ء

12:55 am	صومالیہ سروس
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اپریل 2009ء
3:55 am	ایم ٹی اے ورائٹی
4:30 am	سیرت النبی ﷺ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
	درس سیرت النبی ﷺ
5:55 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوالیس اے 22 جون 2008ء
7:55 am	کڈز ٹائم
8:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اپریل 2009ء
9:00 am	سیرت حضرت مسیح موعود
9:15 am	علم الابدان
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	الف اردو
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	آداب زندگی
6:35 pm	نور مصطفوی
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش پروگرام
8:35 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
9:05 pm	پریس پوائنٹ
10:10 pm	الف اردو
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

درخواست دعا

مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم بعارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ضرورت ہے

شعبہ دواسازی میں چند ملازمین کی ضرورت ہے۔ فوری رابطہ کریں۔

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون: 6211538

نیا سال مبارک ہو

موسم سرما کی گرما گرم سیل

لیڈیز جینٹس اور بچوں بچیوں کے جوگر پر سیل کا آغاز مورخہ 7 جنوری 2015ء سے

مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب 8۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:23

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 جنوری 2015ء

1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
6:20 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 26 ستمبر 2010ء
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	پیس کانفرنس 8 نومبر 2014ء
2:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2009ء
9:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں۔

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ

PH:0476212434,6211434

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS

23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

فون دکان 6212837

Mob:03007700369

اقصیٰ روڈ ربوہ

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10